۲۸۔حضرت شیخ نظام الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات: ۲۴/۸ رجب ۱۰۳۵ھ یا ۱۰۳۶ھ یا ۱۰۲۴ھ مدفن: بلخ

حضرت شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے اور داماد بھی تھے۔خرقہ اجازت بھی انہیں سے ہے۔شیخ نظام الدین کے والد ماجد، شاہ عبدالشکور بھی حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ سے مجاز تھے۔

شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ علوم ظاہریہ و باطنیہ کے جامع تھے۔علوم معرفت و اسرار و رموز کے علاوہ کیمیا وغیرہ علوم کے بھی حامل تھے۔اسی وجہ سے حاسدین کو آپ کے ساتھ بغض و عداوت زیادہ تھا۔اکبر بادشاہ کے یہاں بار بار آپ کی شکایات پہنچنے کی بنا پر دو مرتبہ آپ کو ہندوستان سے باہر بھیج دیا گیا، اولاً حرمین کی طرف اور دوسری دفعہ ماوراء النہر کی طرف۔وہاں والوں نے جب والیٔ بلخ سے شکایت کی، تو والیٔ بلخ نے بھی شیخ نظام الدین کے اخراج کا ارادہ کیا، لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں منع فرمایا۔اس خواب کی بنا پر والیٔ بلخ آپ کا معتقد اس درجہ کا ہو گیا کہ آپ کا مرید بن گیا۔

حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات ہی میں اپنے تمام خلفاء، مریدین کو شیخ نظام الدین کے حوالہ فرما دیا تھا۔اہل علم نے ولی تراش نام رکھ دیا تھا کہ جس پر بھی آپ نظر فرماتے، ایک ہی وہلہ میں صاحب حضوری اور صاحب مکاشفہ ہو جاتا تھا۔شیخ نظام الدین کا ایک سانس میں تین سو، چار سو اسم ذات کا معمول تھا۔تجلیات خاصہ کا ظہور رہتا تھا، حتیٰ کہ ملائکہ بشری صورت میں آ کر نماز میں شریک ہوتے اور آپ انہیں نماز پڑھاتے تھے۔

شیخ نظام الدین صاحب تصانیف بھی تھے۔شرح سوانح غزالی، لمعات کی دو شرحیں مکی و مدنی، ریاض قدسی، تفسیر نظامی، رسالہ حقیقت، رسالہ بلخیہ آپ کی تصانیف سے ہیں۔